REGD. NO. L. 5254

25

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۵/۵۰ | ۸ رفتح ۱۳۴۰ ہش | ۸ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۷ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

حضور کو ہلکی کھانسی کی شکایت ابھی باقی ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل بھی حضور بعد نماز عصر سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام

ربوہ میں سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عظیم الشان جلسہ

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی سیرت

اور عظیم الشان کارناموں پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۷ دسمبر۔ کل شام یہاں نماز مغرب کے معاً بعد مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے سلسلہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ میں سے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شہید احمدیت حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اور عظیم الشان کارناموں پر ایمان افروز تقریریں کیں۔ جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔

ہر چند کہ یہ جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں خدام کی شمولیت لازمی قرار دی گئی۔ تاہم خدام کے علاوہ انصار اور اطفال نے بھی کثیر تعداد میں اس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ کیا انصار اور کیا خدام اور اطفال سب ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان جلیل القدر اصحاب کے اذکار مقدس سے مستفید ہونے کے لئے ایسے والہانہ انداز میں کھنچے چلے آنے کہ مسجد کا تمام مسقف حصہ سامعین سے پُر ہو گیا۔ اور انہوں نے کمال درجہ محبت، عقیدت اور احترام کے ساتھ حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق دین کی راہ میں ان کی عظیم الشان قربانیوں اور ان کی جاں نثاری و فداکاری اور توکل علی اللہ اور قناعت شعاری کے اذکار مقدس کو اس حال میں سنا کہ ان پر وجد کی کیفیت طاری تھی۔ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سیرۃ پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی سیرت پر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے تقاریر کیں۔

آخر میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احباب جماعت کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص اپنے اندر صحابہ والے اوصاف پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ (مفصل روئداد آئندہ)

خیبر کی پہاڑیوں پر برفباری

پشاور ۷ دسمبر۔ درۂ خیبر کی پہاڑیوں پر برفباری شروع ہو گئی ہے۔ ریاست دیر اور چترال کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گزشتہ دو ہفتوں سے یہاں برف گر رہی ہے۔ دس ہزار دو سو فٹ بلند درہ لواری برف کے باعث بند ہو گیا ہے۔

شام کی نئی پارلیمنٹ کا اجلاس منگل کو ہوگا

دمشق ۷ دسمبر۔ حالیہ عام انتخابات کے بعد شام کی نئی پارلیمنٹ کا اجلاس منگل کو منعقد ہوگا۔ دریں اثناء سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ استصواب میں ۹۷.۶ فیصد ووٹروں نے عبوری آئین کی حمایت کی۔ چھ لاکھ ۳۶ ہزار پانچ سو چھیاسی شامیوں نے ووٹ ڈالے جن میں سے ۶ لاکھ ۱۷ ہزار آٹھ سو اسی نے عبوری آئین کی حمایت اور ۱۸ ہزار سات سو چھ نے مخالفت کی۔

جنگ چین اور بھارت تک محدود نہیں رہے گی (نہرو)

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بھارت اور چین کی جنگ دونوں ملکوں تک محدود نہیں رہے گی۔ انہوں نے بھارتی پارلیمنٹ میں یہ بیان دیتے ہوئے اس بات کی وضاحت نہیں کی۔ کہ اگر بھارت اور چین کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ تو اور کون کون سے ملک اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

اسپیشل ٹرینوں کے متعلق احباب جماعت کو اطلاع

محکمہ ریلوے نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل اسپیشل ٹرینیں چلانے کا وعدہ کیا ہے۔

لاہور سے ربوہ ۲۵/۱۲/۶۱ کو ٹھیک ۲ بجے دوپہر چل کر شام چھ بجے ربوہ پہنچے گی

نارووال سے ربوہ " صبح ۷ بجے چل کر " " "

سیالکوٹ سے ربوہ " " " "

واپسی

جلسہ سالانہ کے اختتام پر واپسی کے لئے مندرجہ ذیل اوقات میں اسپیشل ٹرینیں روانہ ہوں گی۔

ربوہ سے لاہور ۲۸/۱۲/۶۱ کو شام چھ بجے

" " سیالکوٹ ۲۹/۱۲/۶۱ کو صبح چھ بجے

" " نارووال ۲۹/۱۲/۶۱ صبح ۷ بجے

علاوہ ازیں امید ہے کہ وزیر آباد سے ڈیزل کار حسب سابق آئے گی۔ نیز جھنگ سے ربوہ کے لئے بھی ایک اسپیشل ٹرین کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر منظور ہو گئی تو اطلاع شائع کی جائے گی۔ (ناظم)

زعیم اعلیٰ ربوہ کا انتخاب

مجلس انصار اللہ ربوہ کے جملہ اراکین کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱۲/۸/۶۱ بروز جمعۃ المبارک محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ زعیم اعلیٰ ربوہ کا انتخاب برائے ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء کروائیں گے۔ انتخاب جمعہ کی نماز کے معاً بعد ہوگا۔ تمام انصار کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اس انتخاب میں ضرور حصہ لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

صدر ایوب سے چینی سفیر کی ملاقات

راولپنڈی ۷ دسمبر۔ پاکستان میں متعین چینی سفیر نے کل صدر ایوب سے ملاقات کی۔ وہ آج صبح وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ ہندوستان اور کمیونسٹ چین کے کشیدہ تعلقات کے پس منظر میں راولپنڈی میں کمیونسٹ چین کے سفیر کی موجودگی بڑی اہم خیال کی جا رہی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ قراقرم کے مغرب میں پاکستان اور چین کے درمیان حد بندی کا مسئلہ بھی تصفیہ طلب ہے۔ خیال ہے کہ چین کے سفیر آج صبح مسٹر منظور قادر سے اس مسئلہ پر بھی گفتگو کریں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

اسلام کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے

۲

جن معاصر کے اقتباسات ہم نے کل کے اداریہ میں نقل کئے ہیں۔ ان اقتباسات میں سے ہم پھر یہاں نقل کرتے ہیں۔ کیونکہ اس اقتباس میں ایک نہایت گہری اور تڑپا دینے والی خواہش جھلکتی ہے۔ یہ ایک ایسی خواہش ہے۔ جس نے گویا دعا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ معاصر لکھتا ہے کہ

"ہم اپنی صلاحیت کی کمی، اپنی ناتوانی، اپنی کمزوری، اپنی بے مائیگی، اپنے فروتر مقام اور اپنی بے بسی کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اپنی اس نحیف آواز کو اونچے ایوانوں تک پہنچانے پر قادر نہیں ہیں۔ ہم اپنے ہاتھ میں وہ صور اسرافیل نہیں رکھتے۔ جو اس سرزمین کے خوابیدہ انسانوں کو جگا دے۔ ہم اپنے کلمات میں وہ انقلابی قوت نہیں پاتے۔ جو دلوں کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ اور ہم عمل و تقوے کا وہ سرمایہ بھی اپنے دامن میں نہیں پاتے۔ جو تھوڑی بات کج مج بیان اور ادھورے کلمات کو اتنا موثر بنا دیتا ہے۔ کہ ان سے قلوب انسانی حیات تازہ سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں ہمیں نہیں ملیں۔ جو کچھ میسر آیا اس سے مقدور بھر کام لے رہے ہیں۔ اپنے اضطراب کا اظہار بڑی حد تک بے کم و کاست کئے دیتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ مصرف القلوب کسی ایسی تجدیدی قوت کو برپا فرمائیں گے۔ جو اس مہیب ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دے۔ اور جو رائج نظام زندگی کو توڑ پھوڑ کر اس کے خرابے سے پاک اور صالح اسلامی زندگی کا قالب تیار کرے۔"

اس عبارت کا ایک ایک لفظ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ان الفاظ میں معاصر نے گویا اپنی حالت نہیں بلکہ موجودہ زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور اپنی خواہش ہی نہیں بلکہ اس تمام زمانے کا تقاضا سمو دیا ہے۔ ہر دردمند مسلمان کا دل مسلمانوں کی موجودہ بے حسی اور دین سے لاپرواہی اور غفلت کا شکوہ سنج ہے۔ اور یہ محسوس کرتا ہے کہ آج مسلمان کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ سوائے اس ذات کے جس نے یہ پرحکمت کائنات برپا کی ہے۔ جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور جس نے اس کو ایسے قوٰے دیئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتے ہیں اور جو ایک محدود دائرہ تک ہی سہی اس کائنات کی حقیقت کو جان سکتے۔ اور روحانی ارتقا کی منازل طے کر کے اس صانع حقیقی کو پا سکتے ہیں۔ ہاں اس ذات کے سوا اور اس ذات کی دخل اندازی کے بغیر مسلمان کو اس پستی سے اٹھا کر اونچا کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

زمانہ اس کا تقاضا کر رہا ہے۔ دنیا اس کی خواہشمند ہے۔ بر و بحر میں ایسا فساد پھیل چکا ہے، کہ اب انسان کے بس کی بات نہیں رہی۔ حالت ایسی خراب ہو چکی ہے۔ ماحول ایسا نامساعد ہو گیا ہے کہ مسلمان محض انسانی تدبر محض انسانی عزم اور محض انسانی ہمت سے اس شیطانی آلودگی سے اپنا دامن بچا نہیں سکتا اور شرک و کفر و الحاد کے اس گہرے سمندر سے خود بخود ابھر نہیں سکتا۔ جب تک اس کا ہاتھ کوئی پکڑنے والا اس کو نہ اٹھائے۔

اس وقت دنیا پر اتنا اندھیرا اور تاریکی امڈ آئی ہوئی ہے۔ کہ مسلمان اپنی روشنی سے اس کو دور نہیں کر سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمانی روشنی اس کی مدد کو نہ آئے۔ اور نہ انسان شرک و کفر کے جنگل سے رہائی پا سکتا ہے۔ انسان کی حالت مادہ پرستی کی وجہ سے اس کتے کی طرح ہو چکی ہے جو لوہار کی دوکان پر ریتی کو چاٹنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اپنے ہی خون کو ریتی کا خون سمجھ کر مزے لے لے کر پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی اپنی رگوں کا خون ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ اور مر جاتا ہے۔ آج انسان کی بھی یہ حالت ہو چکی ہے۔ وہ مادہ پرستی کے جوش میں سمجھتا ہے۔ کہ وہ بڑی ترقی کر رہا ہے، اس نے اسی جوش میں بہت سے سامان عیش و عشرت ایجاد کر لئے ہیں۔ اس نے ایسے آلے ایجاد کر لئے ہیں کہ وہ مشرق سے مغرب تک نہ صرف اپنی آواز پہنچا سکتا ہے۔ بلکہ اپنی تصویر بھی دکھا سکتا ہے۔ اور جیسا کہا گیا ہے۔ وہ آسمان پر پرندوں کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے اڑ سکتا ہے۔ اور مچھلیوں سے بھی زیادہ آسانی سے سمندروں میں تیر سکتا ہے۔ اس نے نہ صرف زمین کے فاصلے کم کر دیئے ہیں بلکہ فضاؤں اور خلاؤں میں گھوم آ سکتا ہے۔ کیا کیا مادی ترقی ہے جو اس کی زد سے بچ گئی ہے۔ مگر اس نے یہ ترقی مفت حاصل نہیں کی اس کے لئے اس نے بہت بڑی قیمت ادا کی ہے۔ اس نے اس ترقی کے لئے اپنا اخلاق اپنی انسانیت اور اپنی روحانیت بیچی ہے۔ اس نے اپنا ایمان بلکہ اپنا خدا اس ترقی کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔ تب کہیں جا کر اس نے یہ ترقی کی ہے مگر سوال یہ ہے کہ جب انسان سے اس کی انسانیت جاتی رہے۔ تو کیا وہ انسان رہتا ہے۔ یہی بات ہے جس سے آج سوچنے والے لوگ خوفزدہ ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ مادی ترقی انسان کو انسانیت۔ اخلاق اور روحانیت سے ہی محروم نہیں کر رہی۔ بلکہ انسان سیدھا حیوانیت کے راستے سے جمود یعنی اپنی موت سراسر نیستی کی طرف چلا جا رہا ہے۔ وہ روز بروز جتنا آسمانوں کی طرف اوپر سے اوپر اڑتا نظر آتا ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپ سے اپنی حقیقت سے اپنی انسانیت سے گرتا چلا جا رہا ہے۔

یہ ماحول ہے جس میں آج کا مسلمان نشوونما پانے کے لئے مجبور ہے۔ اس لئے معاصر نے خوب لکھا ہے کہ

"ہم سب مشغول و منہمک ہیں تو ان کارہائے نمایاں میں اور توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے چند مقالات، چند مضامین۔ چند ادارتی تبصروں اور چند تقاریر سے لوگ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں گے۔ سوچئے کیا یہ ممکن ہے، کیا یہ حالت کہ ہم عملاً غیر اسلامی نظام زندگی کو جو ہمیں وراثۃً انگریز سے ملا۔ جو سر تا قدم اسلام سے انحراف سے عبارت ہے۔ جس نے ہماری زندگیوں کو اسلامی روح سے محروم کر دیا ہوا ہے۔ ہم دامے، درمے، قدمے، سخنے۔ قوت سے اور پروپیگنڈے سے اس نظام زندگی کو مستحکم کرنے میں مصروف ہیں۔ اور اسی کو باقی رکھنے پر مصر ہیں۔ لیکن ہم یہ آرزو بھی رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے عوام اس سے بالکلیہ مختلف نظام حیات، یعنی اسلام کو بطور ایمان و عقیدہ تسلیم بھی کر لیں۔ اور اس کے مطابق خود ڈھل بھی جائیں۔ یہ عمل اور یہ آرزو ان دونوں میں سے کامیابی کس کے لئے مقرر ہو گی۔"

آج سے ساٹھ ستر سال پہلے اسی کرۂ ارضی کے ایک گوشے سے ایک آواز اٹھی تھی وہ بھی ذرا سن لیجئے۔ آج جو کچھ معاصر دیکھ رہا ہے۔ وہی کچھ آج سے ۶۰-۷۰ سال پہلے اس آواز دینے والے نے اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور اس نے بڑے زور سے مسلمانوں کو پکارا تھا۔ اور بتایا تھا کہ

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ جس زمانہ میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس چیز کو ایمان کہتے ہیں۔ اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے۔ جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن امور کا نام اعمال صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزا کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ میں رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں یہ میں نے صرف ایک شاخ کا ذکر کیا ہے۔ جو حال کے زمانہ میں ضلالت کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔ مگر اس کے سوا صدہا اور شاخیں بھی ہیں جو اس سے کم نہیں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت اٹھ گئی ہے۔ کہ گویا بکلی مفقود ہو گئی ہے دنیا کمانے کے لئے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جو شخص سب سے زیادہ شریر ہو وہی سب سے لائق سمجھا جاتا ہے۔ طرح طرح کی ناراستی بددیانتی۔ حرامکاری۔ دغا بازی۔ دروغگوئی اور نہایت درجہ کی روبہ بازی اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بدذاتی سے بھری ہوئی خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں۔ اور نہایت بے رحمی سے ملے ہوئے کینے اور جھگڑے ترقی پر ہیں۔ اور جذبات بہیمیہ اور سبعیہ کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے۔ اور جس قدر لوگ ان علوم اور قوانین مروجہ میں چست و چالاک ہوتے جاتے ہیں اسی قدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی طبعی خصلتیں اور حیا اور شرم اور خدا ترسی اور دیانت کی فطرتی خاصیتیں ان میں کم ہوتی جاتی ہیں" (فتح اسلام ص ۲)

شمالی بورنیو میں تبلیغِ اسلام

• ملاقاتوں اور دعوتوں کے ذریعہ پیغامِ حق • لٹریچر کی اشاعت
• جماعتوں کے دورے اور تعلیم و تربیت • سات افراد کا قبولِ اسلام

(از مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو توسط وکالت تبشیر ربوہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں تین بار تبلیغی ٹی پارٹیاں منعقد کر کے اسلامی تعلیم کی فضیلت اور برتری حاضرین پر واضح کی گئی۔ پہلی پارٹی اس سال ماہ رمضان کی آمد سے چند روز قبل یہاں کے مشہور ہوٹل میں ہوئی۔ جس میں زیادہ تر ملائی مسلمانوں کو مدعو کیا گیا اور انہیں اسلامی رکن روزہ کی فلاسفی اور حکمت سمجھائی۔ اور ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنے کی تلقین کی گئی۔ دوسری پارٹی عید الفطر کے موقع پر اسی ہوٹل میں منعقد کی۔ اس میں انگریز۔ چینی۔ ملائی اور ہندوستانی و پاکستانی سب طبقہ کے اصحاب شامل ہوئے۔ خاکسار نے صداقت اسلام اور اسلام میں قیام امن کے ذرائع پر تقریر کی۔ جو حاضرین نے دلچسپی سے سُنی۔ تیسری پارٹی عید الاضحیہ کے موقع پر ہوٹل میں ہی منعقد کی اس میں حضرت امیر المومنین کے ایک خطبہ عید الاضحیہ سے معلومات لیکر عید کی فلاسفی بیان کی گئی۔ تینوں پارٹیوں کے مواقع پر جماعت کا لٹریچر کثرت سے حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ اور قرآن مجید ترجمہ انگریزی تیمناً دیا گیا۔ ان تبلیغی پارٹیوں کے علاوہ ایک اور پارٹی پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر ۱۴ اگست کو منعقد کی گئی۔ یہ اگرچہ جماعت کی طرف سے نہیں تھی بلکہ پاکستانی باشندوں کی طرف سے تھی تاہم عاجز ہی کی کوشش سے یہ تقریب منائی گئی۔ اور بورنیو کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ یہاں کے پاکستانیوں نے بھی اپنی آزادی کا دن اہتمام سے منایا۔ پاکستانی ایسوسی ایشن یہاں پچھلے سال ہی قائم ہوئی ہے۔ اس سے پہلے یہاں کے پاکستانی مسلمان متحد نہیں تھے لیکن پچھلے سال عاجز کے خسر حضرت حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم کی انتھک کوششوں سے پاکستانیوں کو متحد ہونے کی توفیق ملی۔ اس سے پہلے سالہا سال سے ڈاکٹر صاحب کوشش کرتے رہے لیکن کامیابی نہ ہوتی تھی۔ پچھلے سال ایسوسی ایشن کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور سب نے متفقہ طور پر ڈاکٹر صاحب کو ہی ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا۔ آپ کی وفات کے بعد ایک مقامی پاکستانی حاجی کالا خاں صاحب کو صدر منتخب کیا گیا۔ اور عاجز کو بطور سیکرٹری کے کام کرنے کو کہا گیا چنانچہ عاجز نے ۱۴ اگست کی تقریب منانے کیلئے تمام انتظامات کئے۔ دور دور سے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ چینی اور انگریز بھی مدعو کئے گئے۔ پاکستان کے حالات پر مشتمل ایک تقریر عاجز کو بھی کرنے کا موقع ملا۔ ان تمام پارٹیوں کے انعقاد کا اعلان اور پھر بعد میں ان کی کارروائی کی مختصر رپورٹ بھی تعریفی رنگ میں مقامی اخبار Saba Times میں چھپتی رہی۔

ماہ جون میں سراوک سے ۷ افراد پر مشتمل ایک خیر سگالی کا وفد شمالی بورنیو میں سرکاری طور پر آیا۔ اہل شہر کی طرف سے ان کے استقبال میں جو عصرانہ پیش کیا گیا تھا اس میں عاجز بھی مدعو تھا۔ اس وفد میں چینی اور سراوک کے مسلمان افراد شامل تھے، عاجز نے ہر ایک ممبر کو سلسلہ کا لٹریچر تحفۃً پیش کیا جو ان سب نے شکریہ سے قبول کیا۔ وفد کے لیڈر نے سراوک واپس جا کر الگ خط کے ذریعہ بھی لٹریچر کے تحفہ کے متعلق شکریہ کا خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ آج کل کی دہریت کی فضا میں مذہب کی تبلیغ قیام امن کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ اس کام کو سرانجام دیکر انسانیت کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔

اسکے چند ماہ بعد ایک اور وفد سراوک سے ہی آیا اس کے افراد کو بھی عاجز نے ہوائی جہاز پر ملاقات کر کے جماعت کا تبلیغی لٹریچر پیش کیا۔ اسکے علاوہ فلپائن سے خط آنے پر فلپائن میں جماعت کا لٹریچر اور رسالہ Peace بھجوایا۔ ماریشس بھی رسالہ Peace بھجوایا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دوبار مقامی شادیوں میں مدعو ہوا۔ ایک بار ایک سکھ دوست کی لڑکی کی شادی کے موقع پر وہاں مسلمانوں کو تبلیغ کا موقع ملا اور رسالہ Peace چند ملائیوں کو دیا۔ دوسری بار ایک انڈونیشین دوست کی لڑکی کی شادی پر جانے کا موقع ملا۔ وہاں انڈونیشین احباب سے تعلقات قائم کئے گئے۔ اور متعدد عیسائی انڈونیشین احباب کو اسلام کی تبلیغ کی گئی۔ ایک بار ایک احمدی دوست کے لڑکے کے عقیقہ کے موقع پر ایک دعوت کی تقریب ہوئی۔ وہاں متعدد غیر مسلموں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کا موقع ملا۔ اس کے چند ہفتوں بعد عاجز کی چھوٹی لڑکی ناصرہ کے عقیقہ کے موقع پر غیر مسلم اور مسلم انڈونیشین احباب کو گھر پر مدعو کیا۔ اور رات گئے تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ ایک بار ایک پاکستانی غیر از جماعت دوست سنگاپور سے تجارتی اغراض کے ماتحت جیسلٹن آئے۔ ان سے جہاز پر ملاقات ہوئی۔ تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ یہ دوست احمدیت کی صداقت کے قائل ہیں اور احمدیت کو سچا سمجھتے ہیں۔ لیکن پورے طور پر انہیں ابھی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ملی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں حق قبول کرنے کی جرأت اور ایمانی طاقت بخشے تاکہ وہ پورے طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہیوں میں شامل ہو جائیں انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۹۵۳ء کی جلسہ سالانہ کی سیر روحانی کی تقریر کا ریکارڈ جو محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے Tape Recorder پر محفوظ ہے سنائی گئی۔ ان پر اس تقریر کا اتنا اثر تھا کہ رقت طاری ہوگئی۔ اور کہتے تھے کہ اس قسم کے معارف قرآنی جو شخص پیش کرتا ہے اسے اندھی دنیا کفر کا خطاب دیتی ہے انہیں رخصت کرتے وقت جماعت کا لٹریچر بھجوایا۔

انکے علاوہ ایک اور زیر تبلیغ دوست کو جو پولیس انسپکٹر ہیں۔ گھر پہ بلا کر حضور کی تقریر کا ریکارڈ سنایا۔ بعد میں کافی تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں دعوت الامیر اور تاریخ احمدیت پڑھنے کے لئے دی۔ انکے گھر جا کر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان کے سوالات کا جواب دیا اور کافی مسائل زیر بحث آئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ Peace بھی نکالا گیا جو ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس دفعہ اس میں ملائی مسلمانوں کی خاطر ملائی حصہ انگریزی حصہ کی نسبت زیادہ رکھا گیا ہے۔ اس کی کاپیاں سنگاپور اور ملایا کے مبلغین کو بھجوائی جا چکی ہیں نیز سراوک کے Native Officer کو بھی بھجوائی ہیں اور مقامی طور پر لوگوں میں تقسیم کرنے کا کام جاری ہے۔

حال ہی میں ہمارے برونائی کے چینی احمدی بھائی محمد شریف تیو جو چھٹیوں پر سنگاپور ملایا سیر کے لئے گئے ہوئے تھے سنگاپور سے جیسلٹن آئے یہ دوست خدا کے فضل سے سلسلہ کے ایک مخلص اور تعلیم یافتہ رکن ہیں اور جماعت کے مرکز قادیان و ربوہ کی زیارت سے بھی مستفید ہو چکے ہیں۔ انکے یہاں کے قیام سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا۔ پہلے خاکسار انکے ساتھ راناؤ گیا وہاں کے احمدی دوستوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ اور زیر تبلیغ احباب کے گھروں پہ جا کر ان سے ملاقات کی اور شریف تیو صاحب نے اپنے احمدی ہونے کے حالات اور مرکز کے روح پرور واقعات سنائے۔ راناؤ سے واپسی پر ہم دو دن جیسلٹن قیام کر کے ٹنگوغن کی جماعت میں گئے (ٹنگوغن جیسلٹن سے ۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) وہاں کی جماعت نے بھی شریف تیو صاحب سے کافی فائدہ حاصل کیا۔ انہوں نے ہی وہاں جمعہ پڑھایا خطبہ جمعہ میں انہوں نے اپنے قبول احمدیت و زیارت ربوہ و قادیان کے ایمان افروز حالات سنائے۔

(باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اہل قافلہ کی فوری توجہ کے لئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر خدمتِ درویشان ربوہ

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی اسم وار فہرست درج کی جاتی ہے جو اس سال قافلہ میں شمولیت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ قافلہ کے لئے فہرست کا انتخاب ہمیشہ ہی مشکل ہوا کرتا ہے اور اس سال وہ خاص طور پر زیادہ مشکل تھا کیونکہ قافلہ کی منظوری بہت تنگ وقت میں موصول ہوئی تھی بہرحال جن بھائیوں اور بہنوں کا نام اس فہرست میں درج ہے وہ قادیان جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اپنے پاسپورٹ اور ویزا فارم مکمل کر کے بلا توقف مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال۔ میگزین لین کراچی ۳ کے پتہ پر رجسٹری کر کے بھجوا دیں اور اس میں ہرگز کسی قسم کا توقف نہ ہو۔ ان دوستوں کے نام خطوط کے ذریعہ بھی انفرادی اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔

قافلہ انشاء اللہ لاہور سے ۱۴؍ دسمبر ۱۹۶۱ء دوپہر کو بذریعہ ریل روانہ ہوگا۔ لاہور میں اہل قافلہ کے قیام کا انتظام جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ میں کیا گیا تھا۔ مگر اب قافلہ کے امیر صاحب کی رائے کے مطابق یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اہل قافلہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں قیام کریں اور وہاں سے اکٹھے ہو کر اسٹیشن کی طرف روانہ ہوں۔ البتہ جن دوستوں کے لاہور میں قیام کا پرائیویٹ انتظام موجود ہے وہ اپنی پرائیویٹ قیام گاہوں میں ٹھہر سکتے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہوگا کہ وقت سے کافی عرصہ پہلے مسجد میں یا اسٹیشن پر پہنچ جائیں۔ اور یہ بھی ضروری ہوگا کہ میرے دفتر کے علاوہ امیر قافلہ (قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۲۴ میکلوڈ روڈ) کو ۱۳؍ دسمبر کی صبح کو اپنی حاضری نوٹ کرا دیں۔

قافلہ کے اخراجات کے لئے پندرہ روپے فی کس خرچ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ رقم میرے دفتر میں جو عارضی طور پر لاہور میں کھل جائے گا۔ پیشگی جمع کرانی ضروری ہوگی۔

پاسپورٹ اور ویزا اہل قافلہ کو کراچی سے موصول ہونے پر میرے دفتر کے ذریعہ لاہور میں مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قافلہ کا جانا مبارک کرے اور اہل قافلہ کو قادیان کی برکات سے متمتع کر کے بامراد واپس لائے۔ آمین والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ربوہ ۵؍ دسمبر ۱۹۶۱ء)

نمبر شمار	نام معہ پتہ
۱	مولوی ابوالعطاء صاحب ولد میاں امام الدین صاحب ربوہ
۲	ام العطاء سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابوالعطاء صاحب ربوہ
۳	احمد الدین صاحب ولد علم دین صاحب کوئٹہ
۴	ملک آیت الرحمان صاحب ولد شیخ فقیر اللہ صاحب لاہور
۵	ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ
۶	صغراء بیگم اہلیہ ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب ؍؍
۷	چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال تحریک جدید راولپنڈی
۸	ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور
۹	امۃ الحمید صاحبہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب ربوہ
۱۰	صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب لاہور
۱۱	چوہدری ادریس نصر اللہ خاں صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
۱۲	سردار بشیر احمد صاحب ولد سردار عبدالرحمٰن صاحب لاہور
۱۳	عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار بشیر احمد صاحب ؍؍
۱۴	لطیف احمد صاحب ابن ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۵	امۃ الحمید دختر ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۶	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ولد چوہدری مہر دین صاحب ربوہ
۱۷	چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ شالیمار ٹاؤن ؍؍
۱۸	مولوی بشارت احمد صاحب بشیر وکالت تبشیر ربوہ
۱۹	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ربوہ
۲۰	بدر محی الدین صاحب ولد ملک محمد خاں صاحب سیالکوٹ
۲۱	شیخ بشیر احمد صاحب سکھری ولد شیخ مختار غنی صاحب کوئٹہ
۲۲	چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری برکت علی صاحب گوجرانوالہ
۲۳	بنیامین صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ
۲۴	چوہدری جلال الدین صاحب چک ۲۷ جنوبی ضلع سرگودھا
۲۵	جلال بی بی صاحبہ بیوہ میاں نظام دین صاحب لاہور
۲۶	مولوی خلیل الرحمان صاحب ولد عبدالرحیم خاں صاحب پشاور
۲۷	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ؍؍
۲۸	حبیب الرحمان ابن ؍؍ ؍؍
۲۹	استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ بنت ڈاکٹر فیض علی صاحب ربوہ
۳۰	قریشی حسن دین صاحب ولد غلام حسین صاحب ربوہ
۳۱	صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی ؍؍
۳۲	حبیب اللہ صاحب بٹ ولد رحمت اللہ صاحب بٹ ناظم آباد کراچی
۳۳	زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب لاہور
۳۴	شیخ دوست محمد صاحب ولد میاں شمس الدین صاحب لائل پور
۳۵	مریم بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ دوست محمد صاحب لائل پور
۳۶	شیخ رحمت اللہ صاحب ولد شیخ اللہ دتا صاحب کراچی
۳۷	رقیہ صادق صاحبہ اہلیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ
۳۸	احمد صادق ابن ؍؍ ؍؍
۳۹	دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے راولپنڈی
۴۰	رشیدہ بنت نور احمد صاحب باورچی ربوہ
۴۱	نسیمہ بنت رشیدہ ربوہ
۴۲	مجیب اللہ ابن ؍؍ ؍؍
۴۳	رفیق احمد صاحب انجم ولد چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ
۴۴	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ
۴۵	شیخ سبحان علی صاحب ولد برکت علی صاحب چک سوڈھی ۲۱۷/ج۔ب ضلع لائل پور
۴۶	سکینہ بیگم اہلیہ مولوی محمد تقی صاحب ربوہ
۴۷	سراج الدین صاحب ولد محمد الدین صاحب لاہور
۴۸	سعی محمد صاحب ولد عمر بخش صاحب مرالہ ضلع گجرات
۴۹	قریشی سلطان احمد صاحب ولد قریشی امیر احمد صاحب لاہور
۵۰	سعیدہ خاتم صاحبہ اہلیہ ملک ریاض احمد صاحب دھرم پورہ لاہور
۵۱	سارہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد عبداللہ صاحب ربوہ
۵۲	امۃ المنان صاحبہ بنت ؍؍ ؍؍ ؍؍
۵۳	سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ فضل قادر صاحب ؍؍
۵۴	سلطان محمود صاحب انور ولد چوہدری محمود دین صاحب کھاریاں
۵۵	شاہد احمد خاں صاحب ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب لاہور
۵۶	چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ
۵۷	مولوی صالح محمد صاحب ولد میاں فضل محمد صاحب ربوہ
۵۸	فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب ربوہ
۵۹	چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نواب شاہ سندھ
۶۰	عبدالحیٔ صاحب ولد غلام محمد صاحب سیالکوٹ
۶۱	ماسٹر علی محمد صاحب مسلم ولد میاں غلام حسین صاحب منٹگمری
۶۲	ملک علی حیدر صاحب ولد ملک فضل خاں صاحب دوالمیال ضلع جہلم
۶۳	چوہدری عبدالرحمان صاحب ولد چوہدری غلام حیدر صاحب جالی پور ضلع نواب شاہ سندھ
۶۴	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمان صاحب جالی پور
۶۵	عبدالرشید صاحب کوثر ولد ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب لاہور
۶۶	صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرشید صاحب کوثر لاہور
۶۷	نوید احمد صاحب ابن ؍؍ ؍؍ ؍؍
۶۸	عبدالمنان صاحب ارشد ولد شیخ محمد عبداللہ صاحب ناظم آباد کراچی
۶۹	سید عبدالرزاق شاہ صاحب ولد ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ربوہ
۷۰	عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب لاہور
۷۱	عبدالعزیز صاحب ولد ناظر الدین صاحب احمد نگر ضلع جھنگ
۷۲	عبدالمجید خاں صاحب ولد ابراہیم خاں صاحب ربوہ
۷۳	ملکہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید خاں صاحب ؍؍
۷۴	طاہر مصلح بنت ؍؍ ؍؍
۷۵	چوہدری عبداللطیف صاحب ولد حاجی اللہ دتا صاحب ربوہ
۷۶	ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب سول ہسپتال گجرات۔

نمبر شمار	نام معہ پتہ
۷۷	عبد الشکور صاحب ابن ڈاکٹر عبد الغنی صاحب۔ ربوہ
۷۸	چوہدری عبد العزیز خانصاحب ولد چوہدری رحمت خانصاحب اوکاڑہ
۷۹	سلطان عبد الرحمٰن صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور
۸۰	ڈاکٹر عمر دین صاحب میڈیکل آفیسر شیخوپورہ
۸۱	عبد الرشید صاحب ولد مستری عبد الغفور صاحب ربوہ
۸۲	ملک عبد العظیم صاحب ولد ملک پیر محمد خانصاحب نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ
۸۳	صوفی عبد الکریم صاحب ولد میاں غلام رسول صاحب گوجرانوالہ
۸۴	عنایت بیگم صاحبہ زوجہ صوفی عبد الکریم صاحب 〃
۸۵	ماسٹر عبد الکریم صاحب ولد مہر دین صاحب کوئٹہ
۸۶	عبد الرحمٰن خانصاحب نیازی ابن حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب پشاور
۸۷	عبد الرحمٰن صاحب ولد چوہدری دیوان خانصاحب گوالمنڈی لاہور
۸۸	عبد الوہاب صاحب ولد قادر بخش صاحب چک ۹۷ رتن ضلع لائلپور
۸۹	عبد الرشید صاحب ولد عبد الغنی صاحب گوجرانوالہ۔
۹۰	مولوی عبد المالک صاحب شاہد ولد چوہدری دیوان علی صاحب گجرات
۹۱	عالمہ بیگم صاحبہ بنت پیر اندتا صاحب ربوہ۔
۹۲	عبد السلام صاحب ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب دار الیمن ربوہ
۹۳	خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ولد خواجہ عبد الغفور صاحب گوجر خان
۹۴	عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ عبد الرحیم صاحب ربوہ۔
۹۵	عبد الرشید صاحب ولد میاں فیروز دین صاحب لاہور۔
۹۶	فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرشید صاحب لاہور
۹۷	عبد الرشید صاحب بھٹی ولد محمد عبد اللہ صاحب بھٹی گوجرانوالہ
۹۸	نصرت افزا صاحبہ اہلیہ عبد الرشید صاحب بھٹی 〃
۹۹	خواجہ عبد الرشید صاحب ولد خواجہ عبد الحمید صاحب ربوہ
۱۰۰	عبد الرشید خانصاحب ولد میاں نظام دین صاحب ربوہ
۱۰۱	عزیزہ تبسم صاحبہ بنت میاں نظام دین صاحب۔ لاہور
۱۰۲	سید عبد الغفور صاحب ولد سید مہدی حسین صاحب لاہور
۱۰۳	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبد الغفور صاحب لاہور
۱۰۴	ملک عمر علی صاحب ولد ملک رحیم بخش صاحب کراچی
۱۰۵	عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار مجسٹہ۔ ربوہ
۱۰۶	زینب بیگم صاحبہ زوجہ عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار ربوہ
۱۰۷	پیر عبد المنان صاحب ولد خواجہ عبد الرحمٰن صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا
۱۰۸	عبد السلام خانصاحب ولد خان عبد الجبار خانصاحب 〃
۱۰۹	امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ عبد السلام خانصاحب 〃
۱۱۰	وقار احمد ابن عبد السلام خانصاحب 〃
۱۱۱	عبد الاحد صاحب ولد شیخ غلام محمد صاحب کوئٹہ
۱۱۲	شیخ عبد القادر صاحب چوبرجی پارک لاہور
۱۱۳	حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد گوالمنڈی لاہور
۱۱۴	حافظ عبد السلام صاحب ولد میاں حیات علی صاحب ربوہ
۱۱۵	غلام محمد صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب سیالکوٹ شہر
۱۱۶	عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب 〃
۱۱۷	حافظ غلام حسین صاحب ولد فضل صاحب دومیل ضلع کیمبل پور
۱۱۸	چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب سمن آباد لاہور
۱۱۹	کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب لاہور
۱۲۰	نسیم احمد صاحب ابن 〃 〃
۱۲۱	مولوی غلام باری صاحب سیف ولد حکیم چراغ دین صاحب ربوہ
۱۲۲	غلام احمد صاحب ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب۔ ربوہ
۱۲۳	چوہدری غلام رسول صاحب ولد چوہدری عبد الرزاق صاحب ربوہ
۱۲۴	چوہدری غلام جیلانی خانصاحب ولد چوہدری شادی خانصاحب لاہور
۱۲۵	عزیزہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب ربوہ
۱۲۶	چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری عنایت خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر شمار	نام معہ پتہ
۱۲۷	قاضی غلام نبی صاحب ولد قاضی محمد رمضان صاحب ربوہ
۱۲۸	فضل الرحمٰن صاحب ولد مولوی عبد الغفور صاحب حیدر آباد
۱۲۹	فقیر اللہ صاحب ولد شیخ برکت علی صاحب مرحوم منٹگمری۔
۱۳۰	فضل دین صاحب ولد کالو خانصاحب لائلپور
۱۳۱	میاں فضل الٰہی صاحب ولد میاں عبد العزیز صاحب سرگودھا
۱۳۲	ملک فضل احمد صاحب ولد صاحب دین صاحب ربوہ
۱۳۳	چوہدری فضل احمد صاحب ولد محمد الدین صاحب ربوہ
۱۳۴	فردوس کرم دین صاحبہ بنت کرم دین صاحب بھارت نگر لاہور
۱۳۵	قمر محی الدین صاحب ولد حافظ میراں بخش صاحب موضع نور پور ضلع سیالکوٹ
۱۳۶	قادر بخش خانصاحب ولد الٰہی بخش خانصاحب ربوہ
۱۳۷	لال پری صاحبہ اہلیہ خان میر خانصاحب ربوہ
۱۳۸	محمد حسین صاحب ولد غلام دین صاحب ربوہ
۱۳۹	محمد حمید اللہ صاحب قریشی ولد قاضی عطاء اللہ صاحب لاہور
۱۴۰	مبارک احمد صاحب ولد فضل احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا۔
۱۴۱	چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری غلام قادر صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری
۱۴۲	محمد رفیق صاحب ولد چراغ دین صاحب سرگودھا۔
۱۴۳	سید مبشر احمد صاحب ولد سید محمد حسین شاہ صاحب جھنگ صدر
۱۴۴	مرزا منظور احمد صاحب ولد مرزا غلام اللہ صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خاں
۱۴۵	نواب زادہ محمد امین خانصاحب ولد عبد الغفار خانصاحب بنوں
۱۴۶	میر محمد اکبر صاحب ولد میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ
۱۴۷	محمد الدین صاحب ولد چوہدری اروڑا صاحب سیالکوٹ شہر
۱۴۸	محمد الدین صاحب ولد جمال الدین صاحب چنیوٹ
۱۴۹	قریشی محمد حنیف صاحب قمر ولد میاں کمال الدین صاحب لاہور
۱۵۰	چوہدری محمد مدد علی صاحب ولد چوہدری نظام دین صاحب گوجرانوالہ
۱۵۱	محمد اسحٰق صاحب ولد عبد الکریم صاحب چنیوٹ
۱۵۲	مسعود احمد صاحب عاطف ولد عبد الرحیم صاحب۔ ربوہ
۱۵۳	رضیہ مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب عاطف ربوہ
۱۵۴	چوہدری مقبول احمد صاحب ولد چوہدری غلام قادر صاحب شیخوپورہ
۱۵۵	شیخ محمد حنیف صاحب ولد شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ۔
۱۵۶	شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ کریم بخش صاحب لاہور۔
۱۵۷	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ
۱۵۸	خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
۱۵۹	مسعودہ اختر پاشا صاحبہ اہلیہ ایس صلاح الدین پاشا صاحب لاہور
۱۶۰	بھائی محمود احمد صاحب ودود میڈیکل سروس سرگودھا
۱۶۱	محمد اسلم صاحب جاوید ولد میاں محمد عالم صاحب کوئٹہ
۱۶۲	محمد اسلم صاحب کاشمیری ولد عبد الرحمٰن صاحب لائلپور
۱۶۳	مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد
۱۶۴	امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مہاشہ محمد عمر صاحب 〃
۱۶۵	محمد شریف صاحب ولد خواجہ فضل کریم صاحب لاہور
۱۶۶	مریم بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب لاہور
۱۶۷	خانزادہ مجیب الحق خانصاحب ولد ضیاء الحق خانصاحب کوئٹہ
۱۶۸	سید محمد آصف صاحب ولد پیر جان علی صاحب دار الصدر غربی "ب" ربوہ
۱۶۹	محمد اسلم صاحب نعیم ولد میاں عظیم قادر صاحب لاہور
۱۷۰	شیخ محمد عبد اللہ صاحب ناگورا۔ وزیر آباد
۱۷۱	محمود احمد صاحب ولد عطاء محمد صاحب ربوہ
۱۷۲	چوہدری محمد صدیق صاحب ولد چوہدری عبد الرزاق صاحب ربوہ
۱۷۳	صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد صدیق صاحب ربوہ
۱۷۴	نصیر احمد صاحب ابن 〃 〃
۱۷۵	محمد حنیف صاحب قمر ولد پیر محمد صاحب لاہور

نمبر شمار	نام معہ پتہ
۱۷۶	محمد امجد خانصاحب ولد ڈاکٹر محمد انور خانصاحب ۔ لاہور
۱۷۷	محمد زکریا صاحب ولد محمد یعقوب صاحب ۔ ملتان شہر ۔
۱۷۸	مبشر احمد صاحب ولد ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۔
۱۷۹	محمد بشیر احمد صاحب ولد بابو فقیر علی صاحب جھنگ صدر ۔
۱۸۰	سکینہ بیگم احمد صاحبہ اہلیہ محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر
۱۸۱	مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۔ ربوہ
۱۸۲	خالد منیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۔ ربوہ
۱۸۳	ملک محمد الدین صاحب خادم ولد ملک خیر دین صاحب ۔ ربوہ
۱۸۴	محمد انیس صاحب طاہر ولد شیخ برکت اللہ صاحب ربوہ
۱۸۵	محمود احمد صاحب بھٹی ولد ڈاکٹر شاہنواز صاحب کراچی ۳
۱۸۶	مسعود احمد صاحب ریحان ولد ماسٹر کمال الدین صاحب ۔ لاہور
۱۸۷	قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۴ میکلوڈ روڈ ۔ لاہور
۱۸۸	مرزا نذیر حسین صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب لاہور
۱۸۹	امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مرزا نذیر حسین صاحب ۔ لاہور
۱۹۰	ملک نصر اللہ خانصاحب ولد ملک حسن محمد صاحب گوجرانوالہ
۱۹۱	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نصر اللہ خانصاحب "
۱۹۲	نبی بخش صاحب ولد محمد لائق صاحب گوٹھ گاڑہ حسن ضلع لاڑکانہ (سندھ)
۱۹۳	مستری ناصر احمد صاحب ولد ناظر الدین صاحب چنیوٹ
۱۹۴	شیخ نور احمد صاحب نیر ولد شیخ محمد الدین صاحب ربوہ
۱۹۵	نور الدین احمد صاحب ولد حاجی غلام احمد صاحب لاہور
۱۹۶	نبی بخش صاحب ولد چوہدری بوٹا صاحب چک ۸۹ ر ت ضلع لائلپور
۱۹۷	چوہدری نور احمد خانصاحب ولد چوہدری غلام محمد خانصاحب ۔ لاہور
۱۹۸	امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری نور احمد خانصاحب ۔ لاہور
۱۹۹	چوہدری وزیر محمد صاحب ولد چوہدری محمد بوٹا صاحب لائلپور
۲۰۰	مرزا داؤد احمد حسین صاحب ولد مرزا احسین بیگ صاحب ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں ۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۵۰ میں سیدہ مبارکہ سعادت بنت سید محمد شاہ صاحب زوجہ سید عزیز احمد صاحب شاہد مربی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ جو واجب الادا بذمہ خاوند ہے ۔ زیور طلائی ایک عدد جوڑی کانٹے وزن ایک تولہ قیمت تقریباً ۱۳۰/- روپے ۔ زیور طلائی دو عدد انگوٹھیاں وزنی ۶ ماشہ قیمت تقریباً ۶۵/- روپے ۔ ایک عدد سیونگ مشین مالیت مبلغ ۲۰۰/- روپے کل میزان بمعہ حق مہر ۸۹۵/- روپے ۔ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ فقط والسلام

الراقم سید عزیز احمد شاہد مربی خاوند موصیہ

الامۃ :۔ سیدہ مبارکہ سعادت بقلم خود

گواہ شد :۔ سید عزیز احمد شاہد مربی ولد سید محمود شاہ صاحب ۔

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۔ ۱۱/۹/۶۱

نمبر ۱۶۳۴۹ :۔ میں احمد علی خاں ولد چوہدری نعمت علی خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نیل کوٹ چاہ بھاگووال ڈاکخانہ حرم گیٹ ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے تقریباً تین کنال زمین نہری و چاہی جس کی قیمت مبلغ پندرہ سو روپے ہے ۔ در قبہ چاہ بھاگووال موضع نیل کوٹ میں ہے منقولہ جائیداد مبلغ پانچ ہزار نقد موجود ہے کل میزان بمعہ قیمت اراضی ۶۵۰۰/- ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت یکصد روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا ۔ خاکسار راقم سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۴۷۷۶ ۔

العبد احمد علی خان ولد چوہدری نعمت علی خاں چاہ بھاگووال موضع نیل کوٹ ڈاکخانہ حرم گیٹ ضلع ملتان ۔

گواہ شد :۔ نشان انگوٹھا :۔ چوہدری نعمت علی خاں والد موصی چاہ بھاگووال موضع نیل کوٹ

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۶/۹/۶۱

نمبر ۱۶۳۵۲ :۔ میں چوہدری بشیر احمد غازی ولد چوہدری علم الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۹/R.B گھسیٹ پورہ حال سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں ۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔

العبد ۔ چوہدری بشیر احمد غازی فیلڈ اسسٹنٹ محکمہ زراعت معرفت رفیق کیپ ہاؤس کلاں بازار سیالکوٹ شہر ۲۸/۶/۶۱

گواہ شد ۔ ایم محمد حسین دھرم سالوی پریذیڈنٹ حلقہ مرکزیہ سیالکوٹ شہر ۔

گواہ شد قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ ۔

ولادت

مکرم برادرم پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مولوی احمد بخش صاحب مرحوم کا پوتا اور چوہدری احمد جان صاحب ڈرافٹسمین آفیسر کراچی کا نواسہ ہے ۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے ۔

پیر منیر احمد فوڈ گرین انسپکٹر ملم منی ملا سرگودھا

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

سال رواں کے پہلے سات مہینوں میں یعنی یکم مئی سے لے کر ۳۰ نومبر تک بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی کی رفتار کا جائزہ قبل ازیں شائع کیا جاچکا ہے۔ ان جماعتوں کی وصولی کی رفتار درج ذیل ہے۔ جن کا بجٹ ایک ہزار سے دو ہزار روپے تک ہے۔ یہ اعداد ہر جماعت کے بجٹ کے مقابلہ میں اس جماعت کی وصولی کی رفتار کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس وقت اٹھاون فی صدی وصولی ہونی چاہیئے تھی۔ لہٰذا جن جماعتوں کی وصولی اس سے کم ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اس کمی کے لحاظ سے اپنی جد وجہد کو تیز کر دیں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

بجٹوں کا بھی جائزہ لگاتار لیتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ بجٹوں کی پڑتال کے نتیجہ میں کئی جماعتوں کے متعلق یہ معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ان کے بجٹوں میں بعض احباب کے نام درج نہیں۔ اور بعض احباب کی آمدنیاں اصل آمد سے بہت کم دکھائی گئی ہیں۔ موجودہ ضروریات کے پیش نظر از بس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ ہر دوست سے اس کی استطاعت کے مطابق چندہ وصول کیا جائے۔ تا جماعتی سرگرمیوں کو (خصوصاً تعلیم و تربیت کے کام کو) خاطر خواہ حد تک پھیلایا جا سکے۔ جیسا کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک ہے۔

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی
۱	گوٹھ امام بخش	۱۰۰	۲	۹۳/ٹی ڈی اے	۹۹
۳	۲۷/ج	۹۱	۴	رودڑہ	۹۱
۵	خوشاب	۹۰	۶	لاڑکانہ	۸۴
۷	عزیزپور ڈوگری	۷۴	۸	علی پور (ملتانی)	۷۱
۹	سمبڑیال	۶۵	۱۰	پیتی	۶۰
۱۱	گوجرخان	۵۹	۱۲	۲۷۵/ر ب کرتارپور	۵۹
۱۳	دوڑی	۵۷	۱۴	چندر کے منگولے	۵۷
۱۵	کنڈیارو	۵۷	۱۶	بیگم کوٹ	۵۶
۱۷	۹۸/ش	۵۴	۱۸	ڈوبی	۵۴
۱۹	کوٹھی والا چاہ جیون سنگھ	۵۴	۲۰	۱۲۱/ج ب گوکھووال	۵۳
۲۱	گھٹیالیاں سکول	۵۲	۲۲	۹۶/گ ب صریح	۵۱
۲۳	کوٹ فتح خاں	۵۰	۲۴	ڈگری	۴۹
۲۵	چک سکندر	۴۸	۲۶	نصرت آباد اسٹیٹ	۴۷
۲۷	جان امیر علی ورک	۴۷	۲۸	بھکو بھٹی	۴۶
۲۹	ادرحمہ	۴۵	۳۰	نارووال	۴۵
۳۱	شیخ پور	۴۴	۳۲	چک ۹ پنیار	۴۳
۳۳	درتہ زید کا	۴۳	۳۴	۳۱۲/ج ب بھنڈوالی	۴۳
۳۵	درجن پور	۴۳	۳۶	بستی جھول	۴۳
۳۷	باغبانپورہ (لاہور)	۴۲	۳۸	چک ۳۵/ج	۴۲
۳۹	پتوکی منڈی	۴۱	۴۰	گھٹیالیاں شہر	۴۱
۴۱	حویلیاں	۴۱	۴۲	سانگھڑ	۴۰
۴۳	چک ۴۷-۸۶ ش	۴۰	۴۴	کھیوڑہ	۳۹
۴۵	ڈنگہ	۳۹	۴۶	کلاسوالہ	۳۹
۴۷	خانیوال	۳۸	۴۸	چوڑکانہ	۳۸
۴۹	بالاکوٹ	۳۸	۵۰	بنوں	۳۷
۵۱	۲۹۵/گ ب بیریانوالہ	۳۷	۵۲	۱۹۹/ر مراد	۳۷
۵۳	علی پور گھلوان	۳۶	۵۴	قائدآباد	۳۶
۵۵	ڈھیرکے کلاں	۳۵	۵۶	محمودآباد جہلم	۳۵
۵۷	۱۶۸/ مراد	۳۵	۵۸	نیل کوٹ چاہ بھاگووالی	۳۵
۵۹	نورنگر فارم	۳۴	۶۰	مانگٹ اونچے	۳۴
۶۱	باب الابواب ربوہ	۳۳	۶۲	وہاڑی منڈی	۳۳
۶۳	شورکوٹ	۳۳	۶۴	میرپور (کشمیر)	۳۲
۶۵	ڈلی پور قادرآباد	۳۱	۶۶	۹۹/ش	۳۱
۶۷	بھکر	۳۱	۶۸	عارف والا	۳۰
۶۹	۴۶/ش	۳۰	۷۰	خانپور منڈی	۳۰
۷۱	گونیکی	۳۰	۷۲	منڈی صادق آباد	۲۹
۷۳	۸۴/ج ب سرشمیر روڈ	۲۹	۷۴	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۹
۷۵	منی بسر روڈ	۲۹	۷۶	لیہ	۲۹
۷۷	۲۹۷/ج ب	۲۹	۷۸	پنڈی بھاگو	۲۸
۷۹	پنجند	۲۸	۸۰	تھوگھیاٹ	۲۷
۸۱	۵۵/۲-۷ محمودپور	۲۶	۸۲	کھنا	۲۶
۸۳	چونڈہ	۲۶	۸۴	چکوال	۲۶
۸۵	بیچہ وطنی	۲۶	۸۶	کھائی کلاں	۲۶
۸۷	شاہدرہ	۲۵	۸۸	جمبر	۲۵
۸۹	لودھراں	۲۵	۹۰	قلعہ صوبہ سنگھ	۲۴
۹۱	۶/۱۱-ایل	۲۴	۹۲	۲۱/دہ	۲۴
۹۳	کھیڈوال	۲۳	۹۴	۷۱/ج	۲۳
۹۵	منگلا ڈیم	۲۲	۹۶	ظفرآباد اسٹیٹ وبیدو حاکا	۲۲
۹۷	پنڈدادنخان	۲۱	۹۸	تخت ہزارہ	۱۹
۹۹	ٹنڈوجام	۱۹	۱۰۰	۱۰۳/۶-آر	۱۹
۱۰۱	کوٹ مومن	۱۸	۱۰۲	کوٹ دغا	۱۸
۱۰۳	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۷	۱۰۴	رحمدنگر (مشرقی پاکستان)	۱۶
۱۰۵	کوٹلی	۱۶	۱۰۶	ڈیرہ پانلار	۱۵
۱۰۷	سنجرچانگ	۱۵	۱۰۸	۳۳/ج	۱۴
۱۰۹	ڈیرہ ماہ گھنڈ کوٹ مولابخش	۱۳	۱۱۰	۹۴/ج ب	۱۲
۱۱۱	منڈی بوریوالہ	۱۱	۱۱۲	پاڑہ چنار	۱۱
۱۱۳	نگائی بند معا	۱۱	۱۱۴	۱۹۱/۷-آر	۱۱
۱۱۵	تگوڑ (رکھر گرہ)	۱۰	۱۱۶	تربیلا ڈیم	۹
۱۱۷	۳۵۵/ج ب قادرآباد	۶	۱۱۸	فیروزوالا	۶
۱۱۹	بھاٹ گاؤں	۵	۱۲۰	کروڑا	۵
۱۲۱	۹۳/۶-آر	۴	۱۲۲	چھورکا بلوں	۴
۱۲۳	۳۰/۱۱-ایل	۳	۱۲۴	تاروا	۳
۱۲۵	۱۴۵/۱۰-آر	۲	۱۲۶	خانانوالی میانوال	۲
۱۲۷	قمرآباد	۱	۱۲۸	ظفرآباد اسٹیٹ ڈیہرلابیتی	×
۱۲۹	جمال پور	×	۱۳۰	۵۶۵/گ ب	×
۱۳۱	۶۵/پ	×	۱۳۲	پکانوانہ	
۱۳۳	رحیم آباد	×			

(ناظر بیت المال ربوہ)

سپیشل ٹرینوں کے متعلق احباب جماعت کو اطلاع (بقیہ صفحہ اوّل)

کر دی جائے گی جلسہ سالانہ کے ختم ہونے پر لاہور اور اسکے درمیانی اسٹیشنوں کی طرف جانے والے احباب کو جلد پہنچانے کے لئے ۶ بجے سے چھ بجے شام سپیشل ٹرین چلانے کا وقت مقرر کیا گیا ہے تاکہ احباب جلد از جلد واپس گھروں میں پہنچ سکیں ۔ ریل گاڑی کا سفر نہایت آرام دہ ہوتا ہے جبکہ بسوں میں آج کل بہت سے خطرات ہوتے ہیں۔ اس لئے جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سپیشل گاڑیوں سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی ان گاڑیوں پر سفر کریں۔ جن مقامات سے گاڑیاں آرہی ہیں وہاں کے امراء جماعت اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں بار بار اس کا اعلان کر کے شکریہ کا موقع دیں ۔ جزاکم اللہ

ابوالمنیر نورالحق

ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ

* سوات کے مختلف علاقوں سے دستیاب ہوتے ہیں *

• راولپنڈی ۷ دسمبر ۔ مغربی پاکستان میں جون ۱۹۶۲ء تک لاہور اور سیدو شریف میں دو نئے عجائب گھر قائم کئے جائیں گے ۔ لاہور میں نیا عجائب گھر شاہی قلعہ میں مائی جنداں کی حویلی میں قائم کیا جائے گا ۔ سیدو شریف میں بودھ دور کے آثار قدیمہ رکھے جائیں گے جو ریاست

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴